



#### سورة الاعلى

- ام بہلی ہی آبت کے لفظ الاعلیٰ سے ماخوذ ہے۔جواللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر آبا ہے معنی بلند وبر تر، سب سے اونچا The Most High
  - زمانهٔ نزول ملی دور میں نازل ہوئی گفت سند کر میں تاریخ میں نازل ہوئی
  - گزشته سورة (الطارق) میں انسان کی ابتدائی پیدائشی کیفیت کاذکر تھا اب اس سورة میں انسان کی تخلیق کی انتہاکاذکر ہے۔
  - آب الله والما عيدين اور جمعه كى نماز ميں سورة الاعلى اور سورة الغاشيه كى عبد ابن كثير) علاوت فرماتے تھے۔ ( ابن كثير)

سورة الاعلى • آپ الله و آمار کا عبیر اور جمعه کی نمازوں ان دو سور توں کے انتخاب کی وجہ ان دونوں سورتول میں تذکیر کا خصوصی حکم! (الاعلیٰ آیت ۱ اور الغاشیہ آیت ۱۲) ان د و نوں نماز وں میں بھی تذکیر کار نگئے زیادہ نمایاں ہےان د ونوں مواقع پر خطبات کااہتمام خصوصی طور پر تذکیر کے لیے ہی کیاجاتا ہے دونوں سور توں کا موضوع اندار قیامت ہے، لیکن دونوں میں اس کے ساتھ داعی کے لیے نسلی اور مخاطبین کے رویے پر حسرت وافسوس کالمضمون بھی نمایاں ہے نبی اللہ واتبار کو دونوں سور نوں میں اطمینان دلا یا گیا ہے کہ تذکیر ونصیحت سے آئے آپ کی کوئی ذمہ داری تہیں۔اس کے بعد بیالو گوں کاکام ہے کہ تصبحت یا نیں اور ہماراکام ہے کہ ان کی سر فشی پر ان سے نمط لیں۔ آپ اس معاملے میں تردونہ کریں

#### سورة الاعلى

• موضوع: اس سورت میں تین موضوع

1. الله تعالی سب سے اعلی اور تعریف کے لائق-اسی نے انسان کو خلق کیا اور اس کی رہنمائی کا بند وبست کیا (توحید) اور اس کی رہنمائی کا بند وبست کیا (توحید) ہم الله وہمائی کا بند وبست کیا (توحید) ہم الله وہمائی کا بند وبست کیا (توحید)

2. آب الله الله الله آب کے لیئے وحی اور امور رسالت کو آسان فرمائے گا۔ آپ بیر تذکیر، تصبحت اور دعوت جاری رکھیں شرمائے گا۔ آپ بیر تذکیر، تصبحت اور دعوت جاری رکھیں

3. کامیاب وه شخص ہوگاجس نے عقیدہ و عمل میں پاکیزگی اختیار کی ، اپنے رب کو یاد کیا، نماز بڑھی اور آخرت کو ترجیح دی

#### مطالعه صديث

عَنُ النَّعْمَانِ بُن بَشِيرِقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْمَ أَفِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُهُ عَتْمِ سَبِّح اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلَ أَتَاكَ حَلِيثُ الْعَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَهَ عَ الْعِيلُ وَالْجُمُعَةُ فِي يُومِ وَاحِدٍ يَقُمَ أَبِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ صحيح مسلم: جلد اول: حدیث 2022 (سنن الترمذی، النسائی، ابن ماجه، موطا امام مالک و مسند احمد) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ اللّٰهِ عبدین اور جمعہ کی نمازول من سورة (سَبِحِ اللّهَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَرِيثُ الْغَاشِيَةِ)

ممارول میل شوره (سَبِحِ اسْمُ رَبِكَ الاعلی اور هل اتاك حَارِیث الغاشِیَةِ) بر صفتی تنصے اور جب عید اور جمعه ایك هی دن انتظمی هموجاتیں تو پھر ان دونوں نمازوں میں بھی بہی سور تیں بر صفتہ تنھے۔

### سورة الاعلى

عَنْ أَيِّ بْنِ كُعْبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْمَ أُفِى الرَّكُعَةِ الْأُولَى مِنْ الْوِتْرِ بِسَبِّحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي

التَّالِثُةِ بِقُلْ هُوَاللَّهُ أَحَلٌ صحيح مسلم: جلد اول: حديث 1705

ائی بن کعب (رض) فرمانے ہیں کہ رسول اللہ الله الله فرمی پہلی رکعت میں میں سورت اعلی دوسری رکعت میں میں سورت کافرون اور نیسری رکعت میں سورت اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے

### سورة الاعلى

عَنْ أَيِّ بْنِ كُعْبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْمَ أُفِى الرَّكُعَةِ الْأُولَى مِنْ الْوِتْرِ بِسَبِّحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي

التَّالِثُةِ بِقُلْ هُوَاللَّهُ أَحَلٌ صحيح مسلم: جلد اول: حديث 1705

ائی بن کعب (رض) فرمانے ہیں کہ رسول اللہ الله الله فرمی پہلی رکعت میں میں سورت اعلی دوسری رکعت میں میں سورت کافرون اور نیسری رکعت میں سورت اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے

سورة الأعلى

عَنْعُقْبَةُ بْنَعَامِ الْجُهَنِيّ

لَتَّانْزَلْتُ: (فَسَبِّحُ بِاشِم رَبِّكَ الْعَظِيمِ) [الْوَاقِعَةِ: 74] قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \_ إَجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمُ

فَلَتَّانْزَلْتُ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) قَالَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِ كُمْ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَهُ والحاكم

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں: "جب ( سیج ً بالشم رَسِكَ العَظْمِيمِ) (الواقعة: ٧٤) نازل ہوئی تورسول الله الله واقعة: ٧٤) نازل ہوئی تورسول الله الله واقعة

اُسے رکوع میں پڑھو، جب (سنج اسٹم رکیک الاعلیٰ: ۱) نازل ہوئی تو ا فرمایا، به سجده میں پڑھو۔"

اسبِحِ اسْمَ رَبِكَ الْأَعْلَىٰ ﴿ الَّذِي خَلَقَ فَسَوِّي ۗ ﴿ وَالَّذِي قَكَّرَفَهَاى ﴿ ﴿ سَبِّح - بِاكْبِرْ فِي بِيان كَيْجِينَ سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا بِالْي بيان كرنا ال اسم رَبِّكَ الْأَعْلَى - ايخ اعلى رب كے نام كى النَّنِي خَلَقَ - وه جس نے بیدائیا سَوَّى يُسَوِّي، تَسْوِيةً ١١ فَسُوٰی - پھر نوک بلک درست کی توازن اور تناسب سے سنوار نا وَ الَّذِي عَنَّ رَ - اور وہی جس نے اندازہ مفرر کیا

والل کا حارارہ سرر بیا قدر یُقدِر ، تَقدِیرًا اندازہ مقرر کرنا اا فَهَای - پھر راہ دکھائی



سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ ١

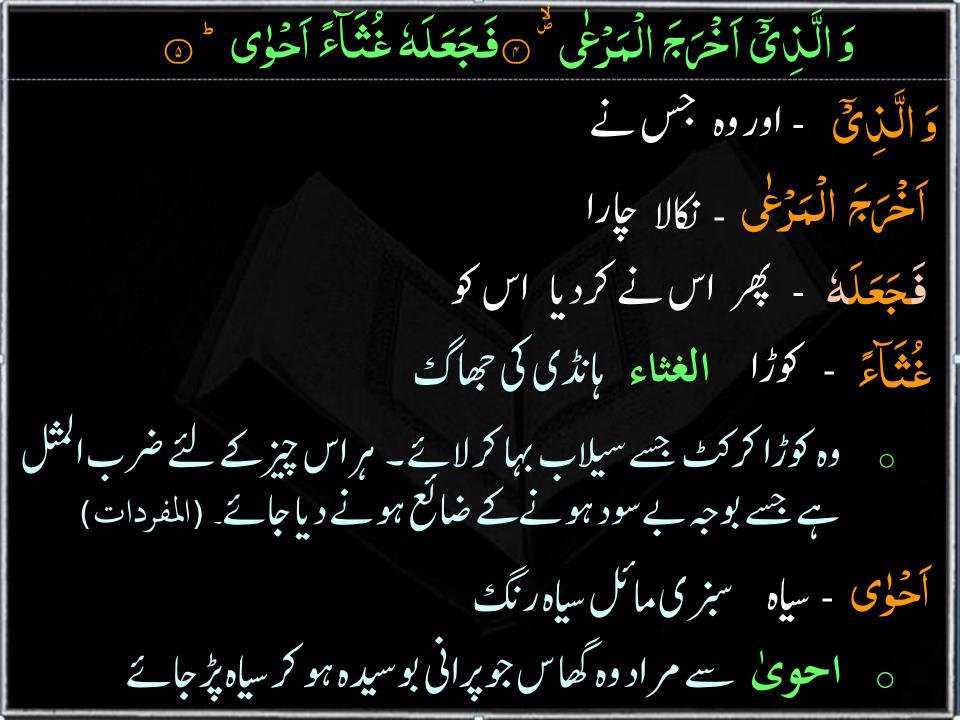
 الله تعالی کی سبیج اور ذکر کی اہمیت سبیج کا معنی یا کئے کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو ان تمام باتوں سے یا کئے اور برتر قرار دیا جائے جو اس کی اعلیٰ شان کے منافی ہیں۔اسے ایسے ناموں سے نہ بکارا جائے جواپنے معنی اور مفہوم کے لحاظ سے اس کے لیے موزوں نہیں

 اس کے لیے وہی نام استعمال کیے جائیں جو اس کی شان کے لائق ہوں مراکی چیز سے اس کے نام کو پاکٹے رکھئے جو اس کے شایان نہیں

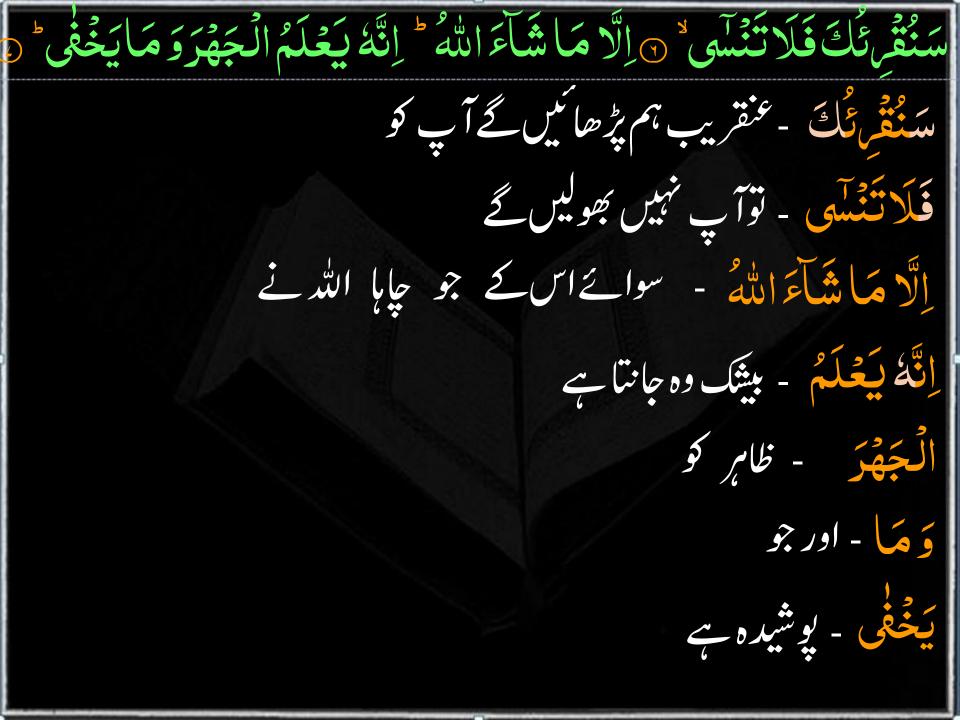
• ہم اگر اللہ کاذکر کرنا جاہیں بااس کی تشبیج و تخمیر کرنا جاہیں تواس کے اساء كے حوالے سے ہى كريں وَلله الْرَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُولُا بِهَا (الاعراف:

۱۸۰) " اور نتمام البحقے نام اللہ ہی کے ہیں ' تو بکار واسے اُن (ایجھے ناموں) سے

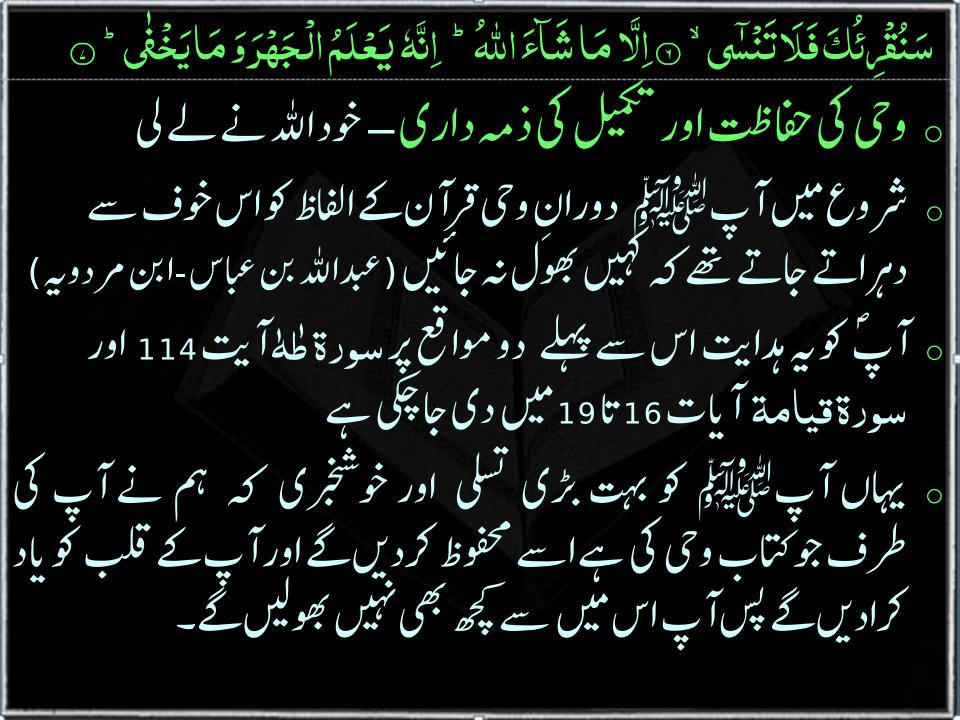
النَّنْ خُلَقَ فَسَوِّى ﴿ وَ النَّنْ فَ قَلَرَفَهَلَى ﴿ وَ النَّنْ فَكُلَّ وَفَهَلَى ﴿ تکوین وجو د کے چار مراتب (خلق، تسویہ، نقزیر اور ہدایت) کا تنات کی میر مخلوق کا عدم سے وجود میں آنااس کی صفت خلق کا اظہار تسویہ - تخلیق میں کمال ، اسکا نکٹ سک کا درست ہونا ،اس میں انتہا در نجے کا تناسب، اس کے ماحول کے ساتھ اس کی مناسب • تفذیر نبانے سے پہلے کسی چیز کامکل نقشہ، اس کی شکل و صورت، اس کے مقاصد اور غرض وغایت کے متعلق بوری سیم، اس مقصد کے لیئے درکار صلاحیین ، اس کی حدود کا تعین اور اس کا انجام تک یہ بینا ہرایت: اس کی ہدایت کی ہمہ گیری کا عالم یہ ہے کہ کا تنات کی کوئی چیز الیی د کھائی نہیں دیتی کہ اسے وجود ملا ہو اور وہ غابت وجود سے بے خبر ہواور پھراس کوروبعمل لانے سے بے بہرہ ہو (اس کی لاکھوں مثالیں)









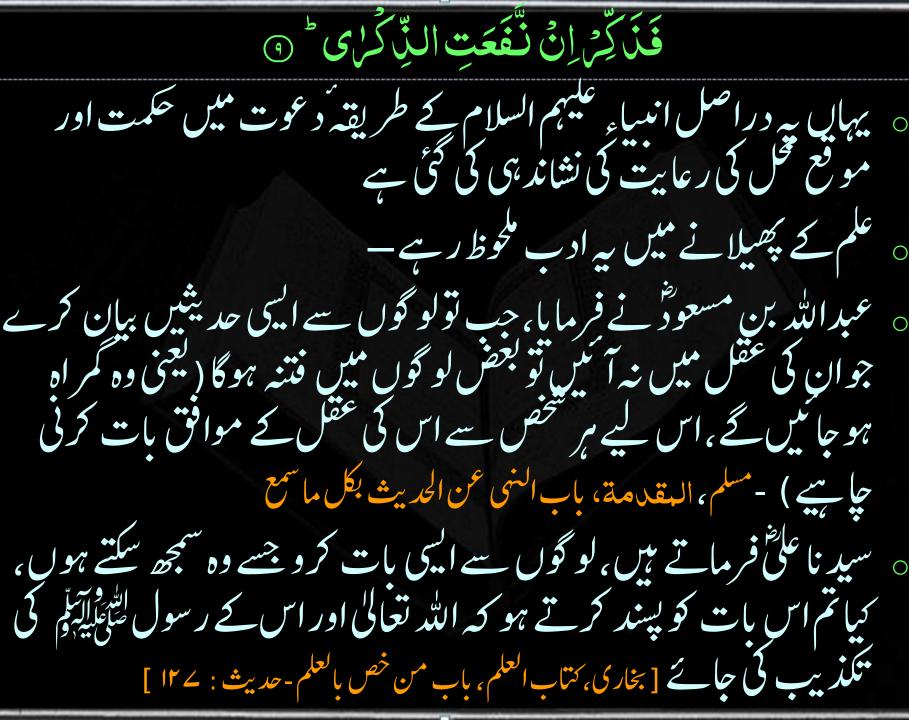


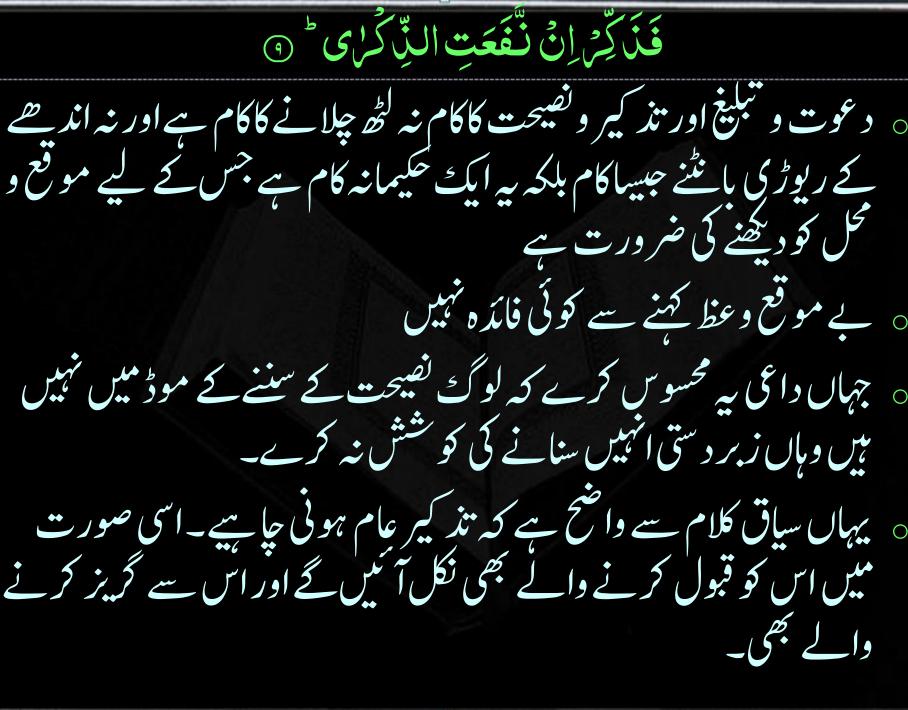
# ونيسمُكُ لِلْيُسْمُ عَلَى ﴿ فَنَاكِرُ إِنْ نَفْعَتِ النِّ كُلِي ﴿ وَنَيْسِمُ كَالِي اللَّهِ مَا لَكُ مِنْ اللّ

وَنْيَسِمْ كَ مَ ابِ كُوسَهُولت دِي كَ لَا اور ہم آپ كوسهولت دیں گے لِلْیُسْمای - آسان طریق کی فِلْیُسْمای - آسان طریق کی فَنْ کِٹْم - نُو آپ نصیحت کریں فَانْ کِٹْم - نُو آپ نصیحت کریں



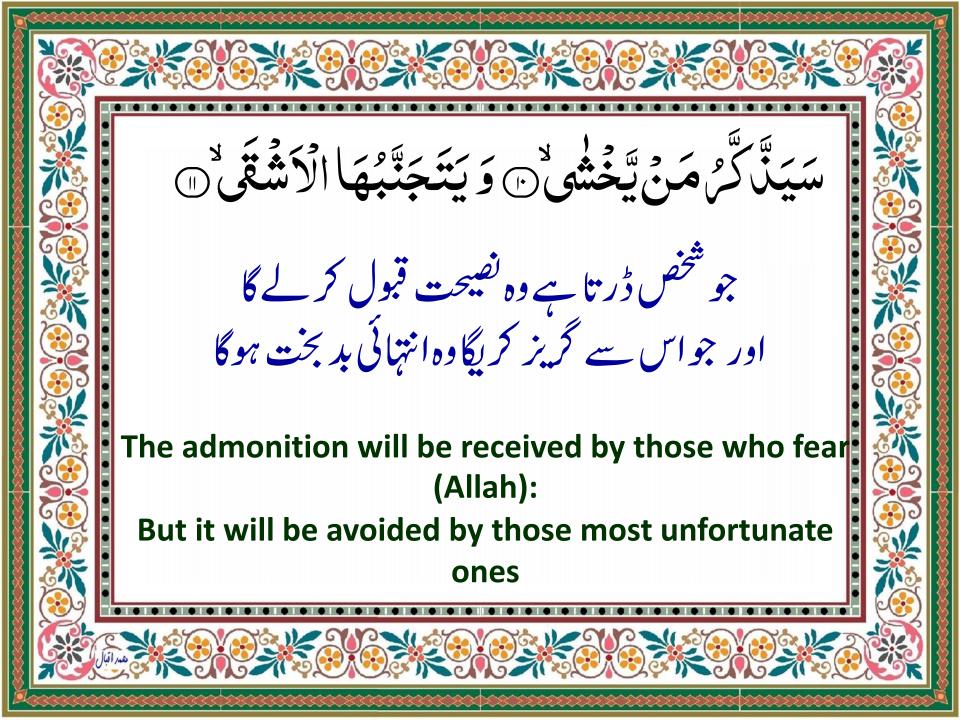
فَنَ كِثِ إِنْ نَفْعَتِ النِّ كُلِي " وَ فَكُونُ لِنَّا كُلِي اللَّهِ كُلِي اللَّهِ فَي اللَّهِ كُلِي اللَّهِ ہدایت اور ضلالت کے باب میں سنت الہٰی کیجنی لو گوں کی مخالفتوں اور نا قدر بوں سے بد دل اور مابوس نہ ہو۔ لو گوں کے دلوں میں بات اتار دینے کی ذمہ داری تم پر تہیں ہے لعنی جہاں نصیحت لفع دے، وہاں نصیحت کریں۔ لیکن اس کا پیر مطلب بھی نہیں کہ آپ اللہ والدار و نذ کیر کافریضہ تبھی سرانجام دیں جب مخاطب کو اس سے پچھ فائدہ ہو رہا ہو لیتنی وہ اس تذکیر کااثر قبول کر رہا ہو۔ o الکی آیت میں اس حوالے سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ یہاں ظاہر انداز تو شرط کا ہے۔ مگر اس کا مقصد اس بات کو بتانا ہے کہ ان میں نصبحت کا اثر بڑی بعید بات ہے





سَيْنَ كُرُ مُنْ يَخْشَى ﴿ وَيَتَجِنَّبُهَا الْأَشْغَى اللَّهُ عَيْ الْأَشْغَى الْأَشْغَى اللَّهُ سین گئی ۔ جلد نصبحت حاصل کرے گا وہ مُن یُخشی -جو ڈریا ہے (اس اَلَيِّ كُلى سے) وَيُتَجَنَّبُهُا - اور اجتناب كرے كا اس سے و جنب يَجنب ، جنابة وجنبًا دور ركمنا · جنب: پہلو، بام کاآ دمی، اجنبی ٥ اجتنب يجتنب ، اجتنابًا اجتناب كرنا جنابت (نایاکی)، جنوب، جانب (سمت) اجنی

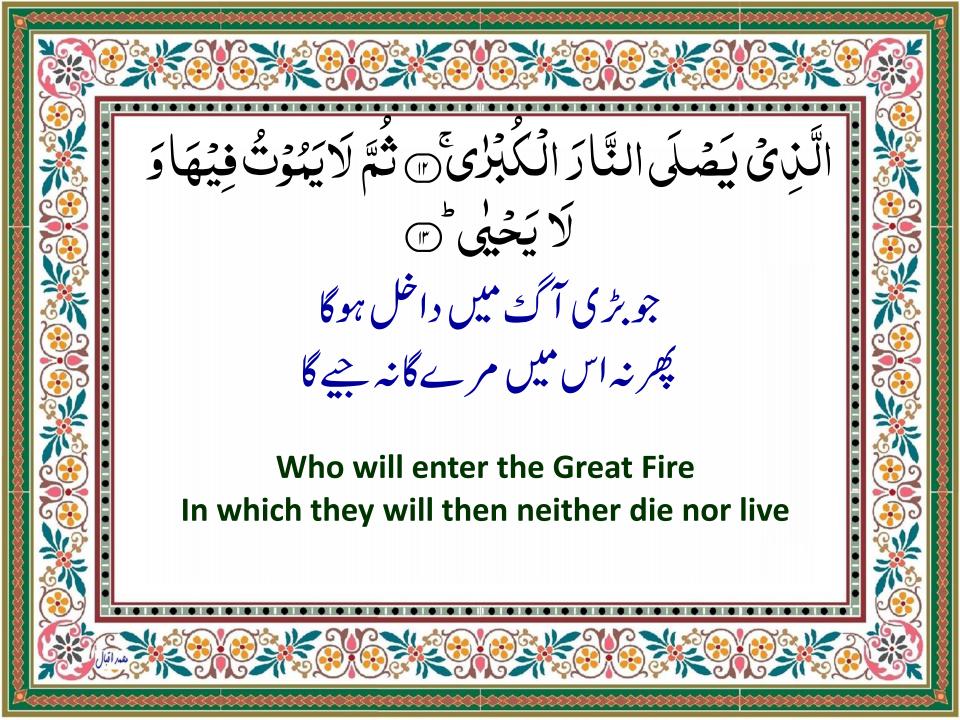
٥ الأشقى - برابد بخت



سَيَنْ كُرُمُنْ يَخْشَى ﴿ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْغَى الْأَشْغَى الْأَشْغَى الْأَشْغَى اللَّهُ یہاں بیہ بتایا جارہا ہے کیے کون آپ کی بات پر کان دھریں گے اور کس مزاج کے لوگ اس سے گریز کرن گے جس دل میں سنجید گی ہو اور جس دماغ میں سلامتی ہو اور وہ اللہ تعالی کے

سامنے جوابد ہی سے ڈر تا ہو اور جسے اپنے انجام کی فکر ہو، یہ وہ سخص ہے جوآپ کی تقییحت کا مسحق ہے اور آپ کی تقییحت اسے فائدہ دیے سکتی ہے جوآب کی دعوت سے بدکئے رہے ہیں ان کے بدکنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس د غوت میں بااس کے داعی منیں کوئی خرابی ہے بلکہ ان بدکنے والوں میں ہی خرابی ہے۔ وہ اسی دنیاتی زند کی کو کل زندگی شمچھے بیٹھے ہیں۔ آخرت کا کوئی اندیشہ ان کے اندر سرے سے ہی تہیں

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكَبْرَى ﴿ ثُمَّ لَا يَهُونُ فِيهَا وَلَا يَحْلِي ﴿ النِّن في - وه جو يضلى - داخل موگا التّارَ الْكُبْرَى - برَّى آكْ مِي لایکوت - نہ وہ مرے گا | فِيها - السميل وَلاَ يَحْبِي - اور نه صِنْے گا



النِّنِيُ يَصْلَى النَّارَ الْكَبْرِيَّ ﴿ ثُمَّ لَا يَهُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْلَى ﴿ اشارہ ہے ائمہُ قریش کی طرف جس جس نے اس نور کی قدر نہیں کی جو اللہ تعالی نے اس کی قطرت میں ود بعث فرمایا تھا۔ چنا چہراس نور سے بھی محروم کردیا گیاجو قرآن کی صورت میں آسمان سے نازل ہوا نفاسیر میں اس آبیت کا مصد اق - ابولہب، ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کو تھمرایا گیاہے o ایسا تحص نہ تصبحت کی بات سنتا ہے اور نہ اس سے استفادہ کرے گا نہایت حرص سے اس دنیا کے حقیر مفادات کے بیچھے بھا گئے رہا ہے ، اس کے لئے ہلکانِ ہورہاہے، اور آخرت کا بدبخت کہ وہاں اس کے نصیب میں دائمی جہنم ہو کی جس کے زمانوں کی کوئی انتہانہ ہو کی۔ لا تُبَعِی وَلا تَنَارُ۔ " وہ انسان کونہ تو ہافی رہنے دے ئی اور نہ ہی اسے چھوڑے ئی۔

قُلُ أَفْلُحُ مَنْ تَزَكَّى ﴿ وَذَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ﴿ قُلْ أَفْلُحُ - يَقِينًا اللهَ فَاللَّهِ مِا لَى مَنْ تَزَكَّى - جس نے یاکیزگی حاصل کی وَ ذَكُمُ -اور باد كيا اشم رہے ۔ اپنے رب کے نام کو

فَصَلَّى - پھر نماز پڑھی



قُلُ أَفْلُحُ مَنْ تَزَكَّى الس یا گیزگی سے مرادہ- کفروشر کئے چھوٹر کر ایمان لانا، برے اخلاق چھوٹر کر
ایجھے اخلاق اختیار کرنا، اور برے اعمال چھوٹر کر نیکئے اعمال کرنا مجموعی طور پر روح کی یا گیز کی انسان جسم اور روح کامر کب ہے۔ جسد حیوانی کے داعیات (حب مال)، حب مقام، شهوت جنسی، تن پر دری، جزبه انتقام) کو د با کراین روح کو زیادہ سے زیادہ غذافراہم کرنے کاسامان کرے رمضان کے معمولات کے ذریعے سے اہل ایمان کو ان دو چیزوں کی مشق ون کوروزه رکھ کر حیوانی جسم اور اس کے داعیات کو کمزور کرنا اور رات کو قیام الکیل کے دوران انوار فرآن کی بارش سے اپنی روح کو سیر اب كرنا تاكه روح كوتر فع اور الله كا قرب حاصل موسخ\_

وَ ذَكْرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ﴿ اس تنز کیبه کی اولین علامت - نماز

نماز کاذ کریہاں ایمان باللہ کے اولین مظہر کی حیثیت سے

 اس میں اللہ کی حمد، ثنا، اس سے استعانت اور صراط مشتقیم کی دعا، اس سے استعانت اور صراط مشتقیم کی دعا، اس سے اطاعت و بندگی کاعہد، اس کی بندگی اور غلامی، دنیا کی ہر آلودگی سے لا تعلق اطاعت و بندگی کاعہد، اس کی بندگی اور غلامی، دنیا کی ہر آلودگی سے لا تعلق ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ میسو ہو جاتا ہے۔

 یا گیزگی - جسم کی ، دل و دماغ کی ، روح کی ، اخلاق و اعمال کی یا گیزگی غرض ہر طرح کی یا کیز کی کا سامان اس میں موجود

قَدُ أَفُلُحُ الْمُؤْمِنُونَ - النَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشِعُونَ

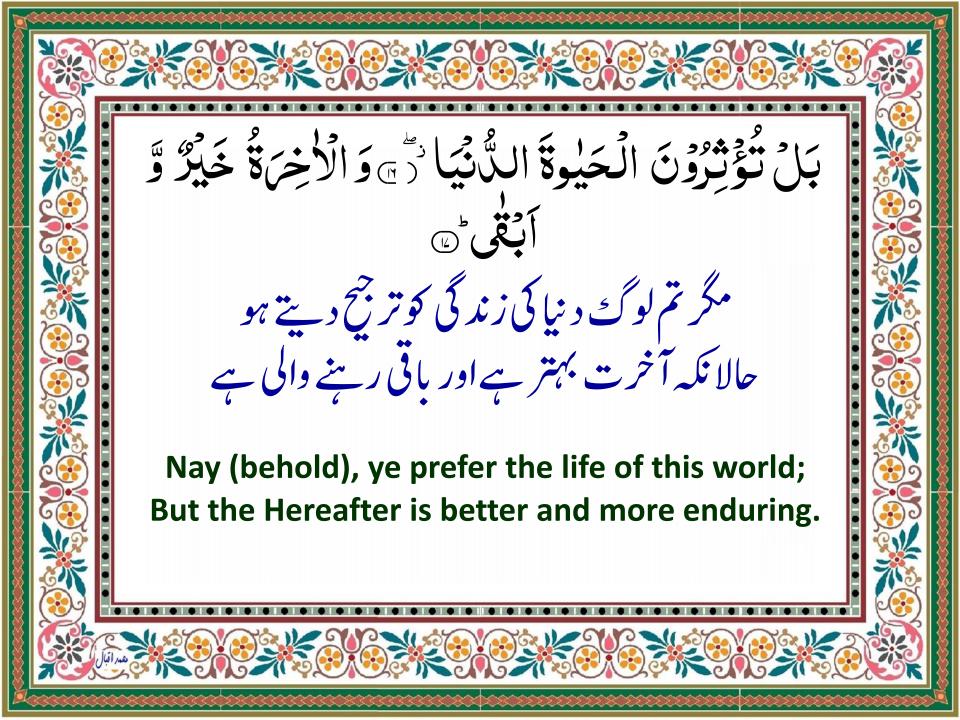
## بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيْوةَ النَّانِيَا ﴿ وَالْأَخِيَةُ خَيْرٌ وَ الْحَيْدُ وَ الْحَيْدُ وَ الْحَيْدُ وَ الْحَي

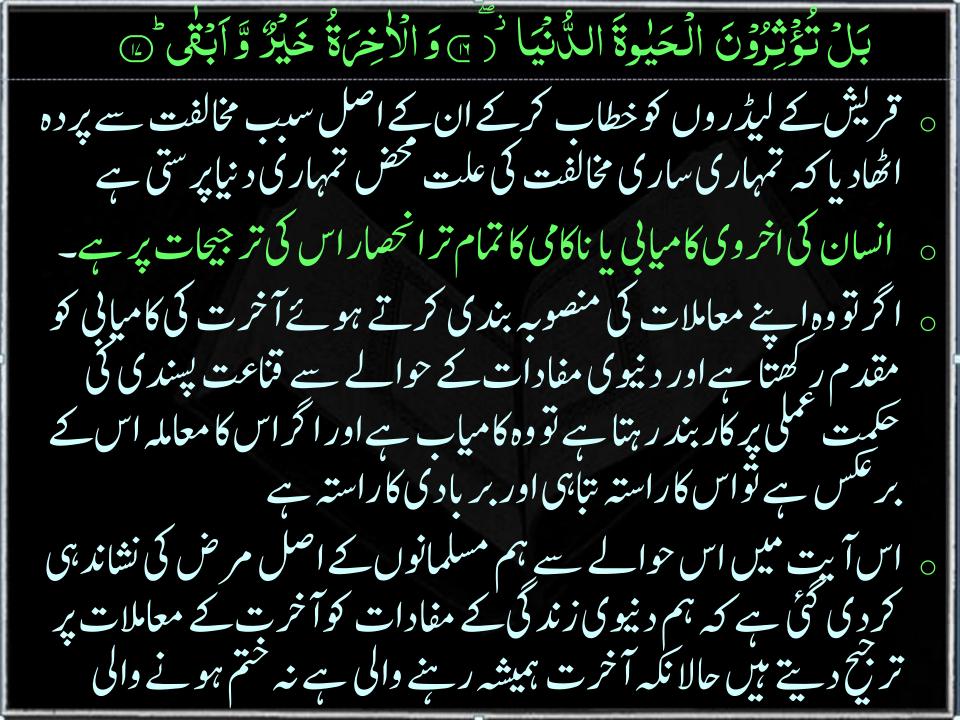
و آثَرَ يُؤثِرُ ، إيثارًا كسى كوكسى برتر بيح دينا، فضيك دينا (١٧)

الْحَيْوةَ النَّانِيَا ـ اس د نيوى زندگى كو

وَ الْأَخِيَةُ - اور آخرت

خَابِرُ - بہتر ہے قَ آبِغی - اور باقی رہنے والی ہے





اِنَّ لَمْنَا لَغِي الصَّحْفِ الْأُولِيٰ صَحْفِ اِبْرَهِيْمَ وَمُوسَى ١٠ اِنَّ لَمْنَا - بِينْك بِهِ (بات

كَفِي الصَّحْفِ - يقينا صحف سي مد صحف - صحف كي جمع

وَ مُوسَى \_ اور موسى (عليه السلام) كے



إِنَّ لَمْنَا لَغِي الصَّحْفِ الْأُولَىٰ اللَّهِ وَلَىٰ اللَّهُ وَلَىٰ اللَّهُ وَلَىٰ اللَّهُ وَاللَّهِ اللَّهُ وَاللَّهِ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ • بیغمبر اللہ والیہ ہے جو بچھ شہریں بتار ہے ہیں یہ کوئی نئی اور انو تھی بات نہیں 。 ہے۔ تمام الگلے نبیوں اور رسولوں نے جھی سے تعلیم دی ہے کہ اصل زند کی آخرے ہی کی زندگی رہے اور وہاں آ دمی کا اپناہی عمل کام آئے گا، كونى دوسرااس كابوجھ اٹھانے والانہیں ہے گا اَمُرَلُمْ يُنَبَّأُ بِهَا فِي صُحْفِ مُولِي مُولِي وَإِبْرِهِيمَ الَّذِي وَفَي اللَّ تَزِرُ وَاذِمَا اللَّهِ وَزَمَا اُخْرای۔ (الجم: ٣٧- ٣٨) (كيااس كواس لعليم كى خبر نہيں ملى جو موسىٰ كے صحیفوں میں ہے اور ابراہیم کے جس نے ہربات پوری کر دکھائی کہ کوئی جان بھی حسی دوسری جان کا بوجھ اٹھانے والی نہیں ہے گی